

RACE & CULTURE

A Story of Humanity Beyond Borders



Ferdinando Frega – Nando the Scribe

Gillettenarrative.com

GILLETTE: نسل اور ثقافت

میں ایک بار چھ مہینے لزن کے ایک اپارٹمنٹ میں مختلف قومیتوں کے لوگوں کے ساتھ رہا، اور آج، ایک ایسی تاریخ پر جو انسانیت کے سب سے منحوس ابواب میں سے ایک — نسل پرستی کے مظہر — کو یاد کرنے کے لیے مقرر ہے، میں ایک ذاتی کہانی سنانا چاہتا ہوں جس نے مجھے بدل دیا۔

میں اس اپارٹمنٹ میں پہنچا، لزن کے بالکل آخری مضافات میں، جو سب سے غریب اور خستہ حال علاقوں میں سے ایک تھا، زیادہ تر پرتگالی بولنے والا، جہاں برازیل، انگولا، ساؤ ٹوے، موزامبیق، مدغاسکر کے لوگ تھے، اور چند خود پرتگال کے۔

یہ زبان میرے لیے مانوس نہ تھی، مگر اس کی کچھ بول چال مجھے اپنے شہر کی بولی کی شکلیں یاد دلاتی تھی — اور یہ تاریخی یاد کہ پرتگالیوں نے کبھی میرے وطن کو اپنی نوآبادی بنایا تھا، محض ممکن نہیں تھی، یقینی تھی۔

ایک فقرہ جس پر میں ہمیشہ مسکرا دیتا تھا وہ تھا جب وہ پرتگالی میں کہتے FOCU MEU — جس کا کلابریا کی بولی میں بھی وہی مطلب ہے۔

میں ہر چیز پر دھیان دیتا تھا۔ الفانسو، اوسوالڈو، پاؤل، روبرٹو، انتونیو، رامون ہر شام کھانے پر میرا انتظار کرتے۔ میں سب سے بڑا تھا، اور انہیں میری کہانیاں چاہیے تھیں۔

ایک کہانی جو تاریخ میں درج ہو گئی، busseta، bruschetta اور busadero والی تھی — تین لفظ، تین بالکل الگ چیزیں — اور میں اس سے کھیلتا، اپنی کہانیاں بنتا، نہ سمجھنے کا نائک کرتا، جان بوجھ کر الجھاوے اور غلط فہمیاں پیدا کرتا، اور آخر میں سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جاتے۔

وہ مجھ سے کہانیاں پرتگالی میں سنواتے، اور ہر کہانی کے آخر میں میں اطالوی میں ایک “vaffanculo” چھوڑ دیتا، گویا دل کا غبار نکل جائے، اور سب مسکرا دیتے۔

کسی نے کبھی میری جلد کے رنگ پر دھیان نہیں دیا۔ اتنے سارے رنگوں کے بیچ میں اکیلا سفید آدمی تھا، مگر شاموں کو، اکٹھے بیٹھے، ہم خوشی اور مسکراہٹوں کی ایک قوسِ قزح تھے۔

جب میرے پاس خود خریدنے کو پیسے نہ ہوتے تو وہ اس بات کا بھی خیال رکھتے کہ مجھے کھانے کو ملے، اور یہ وہ وقار اور سلیقے سے کرتے، اور ساتھ ساتھ مجھ سے کہتے جاتے کہ میں ابلاغ کا پروفیسر ہوں، عورتوں کے معاملے میں شیر، اور ایسا آدمی جس نے اپنے ذہن کو ایک خزانہ بنا لیا ہے، مفت بانٹ دینے کے لیے، کبھی بھنانے کے لیے نہیں۔

سو، جو کوئی مجھے پڑھ رہا ہے: حرکت میں آئی ہوئی دنیا ایسی ہی دکھتی ہے — اور جب تمہیں ذرا بھی توقع نہ ہو، سب سے ناقابلِ تصور مدد آ پہنچتی ہے، اس طرح جیسے صرف پرتگالی دینا جانتے ہیں۔

الوداع دوستو،

فرڈیننڈو